محمد سلمان قریشی

منقبت در مدحِ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

جہانِ صدق وصفا میں اب تک وہ نام جس کا چمک رہا ہے
اُسی کی الفت میں دنیا والو نبی کا دل بھی دھڑک رہا ہے

سفر ہو لوگو! کہ یا حضر ہو خوشی کی رُت ہو کہ غم کا موسم
وہ دیکھو صدیق جان اپنی نبی پہ ہر دم چھڑک رہا ہے

میگسارانِ عشق و مستی نے گرچہ ساقی سے فیض پایا
جو جام صدیق کو ملا ہے بہت زیادہ چھلک رہا ہے

وہ چودہ صدیوں سے پیشتر کا عجب ہے منظر کہ غار میں جب
نبی کو صدیق لے کے جھولی میں ہولے ہولے تھپک رہا ہے

جو بعدِ بعثت کسی کو آقا نے دینِ حق کی طرف بلایا
تو پیش وپس میں رہا ہے کوئی تو کوئی دِیں سے جھجھک رہا ہے

جنابِ صدیق لائے ایماں نبی پہ جس کے ہیں لاکھوں احساں
کیا تردُّد نہ مانگی مہلت نہ کوئی پھر دل میں شک رہا ہے

نبی کے ہمراہ بدر و خیبر، حنین و خندق کے معرکے میں
وہ دیکھو صدیق شیر کی طرح کافروں پر لپک رہا ہے

حُدیبیہ کے معاہدے میں کرے جو عروہ دریدہ دہنی
نبی کا ہمدم نبی کی غیرت میں آ کے اُس کو جھٹک رہا ہے

نبی نے خطبے میں یہ کہا جب ہوا ہے تم پر یہ دیں مکمل
خوشی ہے لیکن نبی کا عاشق یہ سن کے لوگو بِلک رہا ہے

نبی کی رِحلت کے بعد جتنے بپا کئے مفسدوں نے فتنے
تو جانشینِ رسول اُن کو عقاب بن کر اُچک رہا ہے

دفاعِ صدیق میں اے لوگو! وہ آج بھی جاں لُٹا رہے ہیں
وہ جن کے سینوں میں اُن کی اُلفت کا اِک جوالا بھڑک رہا ہے

وہ جس نے آقا کی جان بچائی کہ زہر نے جس سے مات کھائی
عدو کی آنکھوں میں خار بن کر وہ آج تک بھی کھٹک رہا ہے

ہے حُبِ صدیق حُبِ آقا ہے بغضِ صدیق بغضِ آقا
رہے گا جذبہ یہی ہمارا یہی چلن آج تک رہا ہے

صحابہ سے نفرتیں جو رکھنا ہے جن کا شیوہ ہمیشہ سلمانؔ
وہ رو رہے ہیں تڑپ رہے ہیں کلیجہ اُن کا پھڑک رہا ہے